بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ربوہ
روزنامہ
الفضل
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
جلد ۷۱ | سوموار ۱۶ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ ۴ اخاء ۱۳۶۱ ہش ۴ اکتوبر ۱۹۸۲ء | ۲۲۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ :- ۳ اخاء / اکتوبر - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کئی روز سے بہت خراب ہے - بلڈ پریشر زیادہ رہتا ہے - پیٹ میں بھی نفخ کی تکلیف ہے - کمزوری بے حد ہے -

احباب کرام خاص التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اس بابرکت شعائر اللہ وجود کو کامل شفایابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے - آمین -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا جماعت برطانیہ کا دورہ

ہڈرز فیلڈ، ہارٹلے پول، سکاٹ لینڈ، گلاسکو، بریڈ فورڈ، مانچسٹر میں احباب کو خطاب

ایمان افروز روحانی محافل کا انعقاد، پریس کانفرنسوں سے خطاب، استقبالیوں میں شرکت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے امیر صاحب مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات کے بارے میں جو تازہ اطلاع مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۸۲ء رات گیارہ بجے بذریعہ ٹیلی فون بھجوائی ہے اس کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام احباب جماعت کو السلام علیکم اور عید مبارک بھیجتے ہیں -

حضور ۲۰ ستمبر بروز سوموار برطانیہ کی جماعتوں کے دورے پر لنڈن سے باہر تشریف لے گئے - حضور کا قافلہ شام چھ بجے کے قریب ہڈرز فیلڈ پہنچا - جہاں جماعت کے احباب و خواتین جمع تھے - حضور کا استقبال مشن کے باہر ہڈرز فیلڈ کے میئر نے کیا تقریب میں شمولیت کے لیے انگریز دوست بھی شامل تھے حضور نے تمام حاضرین سے مصافحہ کیا اور انفرادی گفتگو بھی فرماتے رہے - اولاً حضور نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا - پھر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں - نمازوں کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی جس کے بعد حضور احباب جماعت میں تشریف فرما رہے اور مجلس ارشاد منعقد ہوئی جس میں احباب نے مختلف سوالات کئے یہ روحانی مجلس ساڑھے دس بجے رات تک جاری رہی - حضور نے رات ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب کے ہاں قیام فرمایا -

مورخہ ۲۱ ستمبر کو حضور لیک ڈسٹرکٹ تشریف لے گئے - ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد حضور ہارٹلے پول تشریف لے گئے - جہاں حضور نے ڈاکٹر حمید احمد خان کے گھر قیام کیا - شام کو حضور نے ۳۰ کے قریب انگریز خواتین کے اجتماع سے خطاب فرمایا اور سوالات کے جواب دیئے - یہ خواتین اہلیہ صاحبہ مکرم ڈاکٹر حمید صاحب کے زیر تبلیغ ہیں - یہ مجلس کافی دیر تک جاری رہی - ۲۲ ستمبر کو حضور ایڈنبرا سکاٹ لینڈ تشریف لے گئے - تین بجے دوپہر مشہور یورپین مستشرق منٹگمری واٹ حضور سے ملاقات کے لیے ہوٹل آئے - ان کے ساتھ حضور نے اسلام کے بارہ میں تقریباً ایک گھنٹہ تک گفتگو کی - اس روز شام ساڑھے پانچ بجے حضور سکاٹ لینڈ کے احباب میں تشریف فرما ہوئے اس دوران بعض غیر از جماعت احباب بھی حضور سے مسائل دریافت فرماتے رہے - اسی ہوٹل میں نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئی - ۲۳ ستمبر کو حضور نے سکاٹ لینڈ کے شمالی علاقے کا دورہ کیا - ۲۴ ستمبر کو جمعہ کے روز گلاسکو پہنچے - جہاں پر حضور نے پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا - بعد میں اسی ہوٹل میں آئے ہوئے لوگوں سے گفتگو فرمائی اور سوالات کے جواب دیئے - کلائیڈ ریڈیو کے نمائندہ نے حضور کا انٹرویو لیا جو آدھ گھنٹہ کے بعد نشر ہوا - نماز جمعہ حضور نے گلاسکو مشن میں پڑھائی - خطبہ میں حضور نے دجال کی حقیقت بیان فرمائی اسی روز شام کو بریڈ فورڈ واپس پہنچے اور ڈاکٹر حامد اللہ خاں صاحب کے گھر قیام فرمایا -

۲۵ ستمبر صبح ۱۱ بجے بیت الحمد مشن میں تشریف لے آئے جہاں پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا اور احباب سے گفتگو کی اور سوالات کے جوابات دیئے بعد میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی - جس کے بعد مشن میں ہی احباب جماعت کے ساتھ دوپہر کا کھانا تناول فرمایا - شام چھ بجے دوبارہ مشن ہاؤس تشریف لائے اور عورتوں کے اجتماع سے خطاب فرمایا جس کے بعد جماعت کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ میں شرکت کی جس میں بریڈ فورڈ کے ڈپٹی میئر بھی شریک ہوئے - نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد اجتماعی بیعت ہوئی - جس کے بعد حضور نے جماعت کی طرف سے دیئے گئے ڈنر میں شرکت کی جس میں بعض انگریز اور دوسرے غیر از جماعت

(باقی صـ۵ پر)

ربوہ میں عید الاضحیٰ اسلامی روایات کے مطابق منائی گئی

بے شمار برکتوں اور رحمتوں سے معمور آج کا دن اس بات کا ثبوت ہے کہ دینِ اسلام آج بھی زندہ ہے

مسجد اقصیٰ ربوہ میں امیر صاحب مقامی کی زیر ہدایت مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نمازِ عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

ربوہ ۲۸ ستمبر - یہاں تمام تر اسلامی روایات کے مطابق عید الاضحیٰ پورے ذوق و شوق کے ساتھ منائی گئی - اس موقعہ پر اہلِ ربوہ نے ابراہیمی سنت کے تحت اپنی اپنی استطاعت کے مطابق جانور ذبح کر کے خدا تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش کیں - اور ان کا گوشت خود کھایا اعزہ و اقارب اور دوست احباب کے علاوہ غرباء میں تقسیم کیا -

اہل ربوہ نے مسجد اقصیٰ میں جمع ہو کر نماز عید الاضحیٰ ادا کی جو ٹھیک ۸ بجے صبح شروع ہوگئی نماز عید امیر صاحب مقامی کی ہدایت پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی نماز کے بعد مولانا نے خطبہ عید ارشاد فرمایا - آپ نے خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے موصول ہونیوالا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں حضور نے تمام احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کے علاوہ عید مبارک کا تحفہ پیش فرمایا اس کے بعد مولانا نے تمام احباب کو اپنی طرف سے عید مبارک پیش کی اور خطبہ کا آغاز کرتے ہوئے کہا -

آج کا دن بے شمار برکتوں اور رحمتوں سے معمور دن ہے جبکہ شاہِ لولاک مقصودِ کائنات حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیس لاکھ سے زائد نام لیوا خدا کے پہلے گھر اور انسانیت کے دائمی مرکز میں جمع ہیں اور

لبیک لبیک اللّٰھم لبیک

کی روح پرور آوازیں دیوانہ وار بلند کر رہے ہیں اور شہادت دے رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین آج بھی زندہ ہے اور آپ کے خادم آج بھی خدائے واحد کی کبریائی، توحید اور حمد کو بلند کرنے کے لئے دنیا میں موجود ہیں سیدنا حضرت مصلح موعود نے یکم ستمبر ۱۹۵۲ء کو عید الاضحیٰ کے خطبہ میں اس خوشکن پہلو کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا -

" جب یہ عید ہمارے پاس اسلام کی زندگی کا ثبوت لائی ہے تو ہم کیوں نہ سجدوں میں گر جائیں - کیوں نہ ہم خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائیں کہ ابھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وفاداری کا دم بھرنے والے دنیا میں موجود ہیں ابھی مسلمان وحدت کے مرکز پر قائم ہیں "

(خطباتِ محمود جلد ۲ صـ۳۵۳)

(باقی صـ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

تم میں سے جو کوئی عاجزی اور انکساری اختیار کریگا اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک پہنچا دیگا

خدا کے لئے عزتیں قربان کر کے، جو عزت کا چشمہ ہے اس سے عزت حاصل کرو

پس عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو اور خدا میں فنا ہو کر ایک نئی زندگی پاؤ

ہم نے اپنی زندگیوں میں اس کے نظارے دیکھے ہیں، آگے بھی دیکھتے رہیں گے زندہ رہنے والے

خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ
مورخہ ۲۷ر نبوت ۱۳۶۱ ہش مطابق ۲۷ر نومبر ۱۹۸۲ء
بمقام مسجد اقصیٰ - ربوہ -

مرتبہ:- مکرم بشیر احمد صاحب اختر - صیغہ زود نویسی - ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے

وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا (بنی اسرائیل آیت: ۱۰۹)

کہ قرآن کریم اپنے ماننے والوں کو عجز، انکسار اور تواضع میں بڑھاتا ہی چلا جاتا ہے۔

جس قدر انسان خدا تعالیٰ سے علوم قرآنی سیکھتا ہے، اتنا ہی اسے اپنی صحیح ذمہ داریوں کا احساس ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں جو ذمہ داریاں انسان پر ہمیں نظر آتی ہیں کہ ڈالی گئی ہیں، بنیادی طور پر دو حصوں میں منقسم ہوتی ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ جہاں تک حقوق العباد کا تعلق ہے وہ

تمام احکام باری تعالیٰ

جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں ان کی بنیاد اس بات پر ہے

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران - ۱۱۱)

تم بنی نوع انسان 'الناس' کی خیر اور بھلائی کے لئے قائم کئے گئے ہو، ان کی خدمت پر مامور ہو۔ اور خادمانہ راہیں اور عاجزانہ راہیں ایک ہی راہیں ہیں ان میں کوئی فرق ہمیں نظر نہیں آتا۔ لیکن اس وقت میں اس حصے کے متعلق کچھ کہنا نہیں چاہتا بلکہ دوسرے حصے کے متعلق کہنا چاہتا ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق کے متعلق جن کی ادائیگی کی بنیاد بھی عاجزی اور انکساری پر رکھی گئی۔

جس شخص کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل نہ ہو اور اس کی عظمت، اس کی رفعت، اس کی شان، سے وہ ناواقف اور ناآشنا ہو وہ بدقسمت انسان خدا کے سامنے بھی اباء اور استکبار کا رویہ اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے جو عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے حقوق کی ادائیگی ہے اس کے نتیجہ میں

دو احساس

پیدا ہوتے ہیں انسان کے اندر۔ ایک احساس اپنی ذات کے متعلق ہے اور وہ نیستی کا احساس ہے۔ لاشئی محض ہونے کا احساس ہے۔ 'میں کچھ نہیں'۔ اور دوسرا احساس یہ پیدا ہوتا ہے کہ جس سے زندہ تعلق قائم رکھنے کا قرآن کریم نے مجھے حکم دیا اور جس کی راہیں اس نے مجھ پر وا کیں اور کھولیں، وہ اللہ جو ہے وہ بہت ہی رفعتوں والا، بہت ہی عظمتوں والا، علو شان، ہر قسم کی صفات حسنہ سے متصف۔ کوئی عیب اور برائی اور کمی اور نقص اور کمزوری اس کی طرف منسوب نہیں ہو سکتی جوں جوں وہ عرفان میں بڑھتا چلا جاتا ہے، خدا تعالیٰ کی عظمت کے عرفان میں، اسی کے ساتھ ساتھ وہ اپنی نیستی کا جو احساس ہے اس میں وہ شدت اختیار کرتا چلا جاتا ہے۔ یعنی اس کو پتہ لگتا ہے کہ میں جو دو سال پہلے مثلاً سمجھتا تھا کہ میں اس قسم کا 'نیست' اور 'لاشئی محض' ہوں، میں تو اس سے بھی زیادہ نیست اور میری کیفیت اور حالت اور حقیقت تو اس سے بھی زیادہ لاشئی محض کی ہے۔

اس وقت اس لمبے مضمون کا ایک پہلو میں آپ کے سامنے رکھوں گا اور وہ یہ کہ حضرت (اقدس۔ ناقل) نے یہ جو خدا تعالیٰ کے مقابلے میں نیستی کا تصور ہے اسے کس رنگ میں بیان کیا ہے، آپ نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے میں مختصراً اس وقت اسے بیان کرونگا چونکہ یہ حقوق اللہ کی ادائیگی کی بنیاد تھی، حضرت (اقدس۔ ناقل) کی نثر میں بھی پورے EMPHASIS کے ساتھ، پورے زور کے ساتھ اس پر روشنی ڈالی گئی اور آپ کی نظم میں بھی اس پر روشنی ڈالی گئی۔ آپ نے زیادہ تر

تین زبانوں میں

منظوم کلام ہمارے سامنے ہماری ہدایت اور راہنمائی کے لئے رکھا۔ عربی میں منظوم کلام، اردو اور فارسی میں۔ اس وقت میں نے چند ایک اشعار اردو اور فارسی کے منتخب کئے ہیں۔ میں وہ پڑھ کے سناؤں گا۔ کچھ چھوٹی سی تمہید میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ آپ کوشش کریں اور میں دعا بھی کرتا ہوں اور کوشش بھی کروں گا۔ آپ کوشش کریں کہ آپ سمجھ جائیں اور میں کوشش کروں گا، دعا کے ساتھ کہ آپ کو سمجھانے میں کامیاب ہو جاؤں۔

درثمین اردو میں بہت جگہ آپ نے اس مضمون کو بیان کیا ہے۔ چند ایک اشعار میں نے منتخب کیے وہ یہ ہیں ؎

وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اس کی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر آپ فرماتے ہیں ؎

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے
پسند آتی ہے اس کو خاکساری
تذلّل ہے رہِ درگاہِ باری
عجب ناداں ہے وہ مغرور و گم راہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

فارسی کلام میں بہت جگہ مختلف پیرائے میں اسے بیان کیا۔ جو چند اشعار آپ نے بیان کیے، وہ مضمون لمبا شروع ہوا ہے پہلے سے جہاں سے میں نے اٹھایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے کے لیے

فنا کی راہ

کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ یعنی جو شخص اپنی جان اس کے حضور پیش کر دے اور دنیا کی نگاہ میں زندگی کے جو لوازم ہیں وہ سب اس کے لیے چھوڑ دے اور اسی کا ہو جائے اور اس کی ہدایت کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے ایک نئی جان، ایک نئی روح، ایک نئی زندگی اس سے پاوے تب کام بنتا ہے ورنہ نہیں۔

آپ فرماتے ہیں۔

کشتۂ دلبر و دل آرامے
رُستہ یکسر ز ننگ و نامے

دلبر اور دلآرام پر قربان اور ننگ و ناموس سے بالکل بے پرواہ ہو جاتا ہے ایسا شخص۔

پُر ز عشق و نہی زہر آزے
قصّہ کوتاہ کرد آوازے

وہ محبتِ الٰہی سے بھرا رہتا ہے اور دنیوی حرص اور لالچ سے خالی ہوتا ہے۔ ایک ہی آواز نے اس کا کام تمام کر دیا۔ یعنی خدا تعالیٰ کے پیار کا جو پہلا جلوہ اس پر نازل ہوا، اسی نے اس کے وجود کو جو دنیوی وجود تھا اسکو جلا کے راکھ کر دیا اور ایک روحانی زندگی اسے عطا کر دی۔

آپ فرماتے ہیں۔

قدمِ خود زدہ براہِ عدم
گم بیادش ز فرق تا بقدم

فنا کے راستے پر چل پڑا اور اسکی یاد میں سر سے پیر تک گم ہو گیا۔

(میں زیادہ تر ترجمہ پڑھتا جاؤں گا)۔ دلبر کا ذکر

اس کی غذا ہو گیا،

بلکہ سارا دلبر اس کے لیے ہو گیا۔ اس نے سوائے دلدار کے اپنی ہر خواہش کو جلا دیا۔ ایک ہی آرزو دل میں رہ گئی کہ خدا مجھ سے راضی ہو جائے خدا مجھ سے مل جائے، خدا سے میرا زندہ تعلق پیدا ہو جائے۔ اس کے علاوہ ہر خواہش کو جلا دیا۔ اور اللہ جو اس کا محبوب ہے اس کے سوا ہر چیز کی طرف سے آنکھ بند کر لی۔

ایک چہرہ پر جان و دل فدا کر دیا اور اسکو پانے کے لیے اور اس کے وصل کو اپنا خاص مدعا اور مقصود بنا لیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُس وقت ہمکلام ہوتا ہے جب یہ کیفیت پیدا ہو ورنہ ہمکلام نہیں ہوتا۔ جب تو ہم سے خدا کی وہی سُنے تو یہ نہ کہہ کہ وہ ہمیں کیوں نہیں ملی۔ خدا نے صرف آپ کو کیوں چُن لیا؟ آپ فرماتے ہیں جب تک تیرے دل کا کام تمام نہ ہو جائے کس طرح تیرے محبوب کا پیغام تیرے پاس پہنچے۔ یعنی تو تو سرگرداں پھرے غیروں کے کوچہ میں اور وہ جو بادشاہِ ہر دو جہاں ہے وہ تجھ سے ہمکلام پھر کیسے ہو۔

جبتک تو اپنی نفسانیت سے باہر نہ آئے، نفسانیت کا چولہ اتار کے باہر نہ پھینک دے اور جب تک تو اس کے چہرہ کا دیوانہ نہ بن جائے۔

؎ تا نہ خاکت شود بسان غبار

جب تک تیری خاک غبار کی طرح نہ ہو جائے اور جب تک تیرے غبار میں سے خون نہ ٹپکنے لگے، جب تک تیرا خون کسی کی خاطر نہ بہے اور جب تک تیری جان کسی پر قربان نہ ہو جائے تب تک تجھے

کوئے جاناں کا راستہ

کیونکر ملے اور اس دستِ گاہ کی طرف سے تجھے آواز کیونکر آئے۔ اس قدر لالچ، حرص، تکبّر اور غرور کے ساتھ، کیا وجہ ہے کہ کوئے جاناں سے تو محروم نہ رہے۔ یعنی حرص بھی ہو، لالچ بھی ہو، اباء بھی ہو، تکبّر بھی ہو اور غرور بھی ہو تو پھر کیسے تو سمجھتا ہے کہ محرومی کی یہ دیوار گر جائے اور خدا تعالیٰ کا دیدار تجھے نصیب ہو جائے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

وہاں ڈھونڈ جہاں زور باقی نہیں رہا۔ یعنی اگر تیرے نفس میں اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، سمجھتا ہے اپنے زورِ بازو سے کچھ حاصل کر سکتا ہے تو نہیں ملے گا تجھے۔ وہاں ڈھونڈ جہاں زور باقی نہیں رہا۔ خود نمائی، تکبّر اور جوش باقی نہیں رہا۔ وہاں ڈھونڈ جہاں موت آ گئی ہے۔ جب خزاں چلی جاتی ہے تو پھل اور پتوں کا موسم آتا ہے۔

زبانی دعویٰ مُردار کی طرح ہوتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو پانے کے لیے، اپنی بزرگی کے، اپنی طہارت کے دعوے، اپنی ایثار کے کے، خدا کے لیے اپنے عشق کے دعوے جو ہیں بے معنیٰ ہیں۔ زبانی دعوے مُردار کی طرح ہوتے ہیں۔ کُتوں کے سوا کوئی ان کو نہیں پوچھتا (مردار پر کُتّے ہی جاتے ہیں نا)۔

جب تک تو فنا نہیں ہوتا تب تک مُردار سے بھی بدتر ہے اور فضل خدا تجھ سے بہت دور ہے۔

جب تک تیرا سر عاجزی کے ساتھ نیچا نہ ہو گا تب تک تیرے نفس کے سامنے سے دوری اور مہجوری کا پردہ نہ ہٹے گا۔

جب تک تیرے سب بال و پر نہ جھڑ جائیں گے تب تک اس راہ میں تیرا اُڑنا محال ہے۔ اس کے معنی دراصل یہ ہیں (گہرائی میں جائیں) کہ جب تک بال و پر رہیں تو انسان سمجھتا ہے میں اپنے بال و پر کے زور سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنی منزلِ مقصود تک پہنچ سکتا ہوں۔ لیکن

جب بال و پر جھڑ جائیں

تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ انسان اپنے ربّ کریم کے پاؤں میں عاجزی اور انکساری کے ساتھ لوٹنا شروع کرے اور تضرّع کے ساتھ اس سے دعائیں مانگے تب خدا تعالیٰ اسکو پیار کے ساتھ اوپر اٹھائے گا اور اس سے وہ سلوک کرے گا جو وہ اپنے پیاروں سے کرتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں۔

دلبر کے چہرہ پر کوئی پردہ نہیں ہے۔ تو اپنے آگے سے اپنی آنکھوں کے سامنے سے خودی کا پردہ اٹھا۔ جب تیرے سامنے سے تیری آنکھوں کے سامنے سے خودی کا پردہ اٹھ جائے گا تیرے محبوب اللہ کا چہرہ تجھے نظر آنے لگ جائے گا۔

آپ فرماتے ہیں:۔

؎ آں سعیداں لقائے او دیدند
کہ بلا ہا برائے او دیدند

ان خوش قسمتوں نے اللہ تعالےٰ کی لقاء کا درجہ حاصل کیا جنہوں نے اس کی راہ میں مصیبتیں اٹھائیں۔ اور مصیبتیں اٹھانے کی مثال بلالؓ ہیں ہمارے سامنے، جنہوں نے مکّی زندگی میں (اسلام لانے کے بعد) ظالم آقاؤں کے ہاتھ سے اس قدر مصیبتیں اٹھائیں کہ آج بھی ہم جب وہ روئداد پڑھتے ہیں ہماری آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ ایک اس کا (حضرت بلالؓ کے حالات پر مشتمل کتاب۔ ناقل) حصّہ چھپ چکا ہے دوسرا چھپنے والا ہے۔ میں سمجھتا ہوں ہر احمدی کو ان کی زندگی کے حالات پڑھنے چاہئیں۔ ایک اللہ تعالیٰ نے ان کو اس زندگی میں، اس جہان میں یہ رفعت عطا کی کہ وہ سردار جو ان کو حقیر جانتے تھے، وہ سردار جو ان کو ذلیل سمجھ کے ان پر کوڑے برسایا کرتے تھے، تپتی ریت پر لٹا کر گرم پتھر رکھ کے کوڑے برساتے تھے ان کے اوپر، فتح مکّہ کے دن اللہ تعالےٰ نے ان کا بدلہ اس طرح لیا کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا۔ جو

بلالؓ کے جھنڈے تلے

آجائے گا اس کو پناہ مل جائے گی۔ انکو وہ عزّت عطا ہوئی کہ حضرت نبی کریم صلّی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے جو قریب تر گروہ تھا صحابہؓ کا، بنے خلفاء بعد میں بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، وہ بلال کو (رضی اللہ عنہ) سیّدنا بلالؓ کہتے تھے۔ ان دنیا کے کتّوں کا جو غلام تھا وہ خدا تعالیٰ پر جان نثار کرنے والوں کا سردار بنا دیا گیا۔ اور بھی ہیں وہ ان کی زندگی میں واقعات جو بتاتے ہیں کہ کس قدر پیار کرنے لگے تھے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے پیار کرنے والے حضرت بلالؓ۔

(سیّدنا حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں۔ ناقل)

ان خوش قسمتوں نے اس کی لقاء کا درجہ حاصل کیا جنہوں نے اس کی راہ میں مصیبتیں اٹھائیں۔

اس بادشاہ کے لیے انہوں نے اپنی عزت برباد کر دی۔ دل ہاتھ سے گیا اور ٹوپی سر سے گری۔

لیکن اس بادشاہ نے انہیں زمین سے اٹھایا اور آسمان کے ستاروں سے بھی وہ انہیں آگے لے گیا۔

آپ فرماتے ہیں۔

انہوں نے اپنی سب بنیادوں (زندگی کی بنیاد کا ہر پہلو جو تھا نا) برباد کر دی یہانتک کہ فرشتے بھی ان کی وفاداری پر حیران ہوئے۔

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان میں یہ اعلان کیا کہ تم میں سے جو کوئی

عاجزی اور انکساری

کی راہوں کو اختیار کرے گا اللہ تعالےٰ اسے ساتویں آسمان کی رفعتوں تک پہنچا دے گا۔ یہ اس عاجزی کا انعام ہے، ان راہوں پر چل کر جو خدا تعالےٰ نے بیان کیں اور جس کی ایک جھلک حضرت (اقدس..... ناقل) کے ان اشعار میں ہے ان راہوں پر چل کر خدا کے حضور جو عاجزانہ زندگی گزاری انہوں نے۔ خدا نے جو بہت ہی پیار کرنے والا ہے اس قدر پیار کا سلوک کیا کہ میں نے بہت غور کیا، تاریخ پڑھی امتِ محمدیہ کے لئے جن رفعتوں کے سامان پیدا کئے گئے ہیں آج تک آدم کی اولاد میں سے کسی اور کے لئے وہ سامان پیدا نہ ہوئے۔

پس عاجزانہ راہوں کو اختیار کرو اور خدا میں ہو کر، خدا میں فنا ہو کر ایک نئی زندگی پاؤ۔ خدا کے لئے عزّتیں قربان کر کے

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا

جو عزّت کا سرچشمہ ہے اس سے عزّت حاصل کرو۔ دنیوی عزّتیں تو دنیا کی ہر دوسری شے کی طرح آنی جانی ہیں، ہم اپنی زندگیوں میں اس کے نظارے دیکھتے ہیں، ہم نے دیکھے ہیں، آگے بھی دیکھتے رہیں گے زندہ رہنے والے۔ لیکن جو خدا کا ہو جائے اور اس سے وفا کا جو اس نے عہد باندھا ہے اس کو پورا کرنے والا ہو، اس کا دامن پکڑے اور دنیا کی کوئی طاقت اس دامن کو چھڑا نہ سکے۔ اس کو پھر اس خدا کے سوا

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (آل عمران آیت: ۱۷۴)

اور کسی اور کی ضرورت نہیں رہتی۔ ہر چیز اس کے لئے قربان کرو، ہر چیز اس سے پاؤ اور اس سے کہیں زیادہ جو تم نے قربان کیا ہے۔ اس سے حاصل کرو۔

خدا کرے کہ ہمیں اس نکتۂ حیات کے سمجھنے کی توفیق ملے اور اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے ہم وارث ہوں اور خدا کرے کہ یہ جو عاجزانہ راہوں کے سکھانے کے لئے ہر سال جلسہ سالانہ ہوتا ہے وہ بھی ہمارے لئے ہزارہا، لکھوکھہا، کروڑہا، بیشمار برکتیں لانے کے سامان پیدا کرنے والا ہو۔ آمین۔

مَا هَلَكَ امْرُؤٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ

نہیں ہلاک ہوا وہ آدمی جس نے پہچان لی اپنی حقیقت۔ (حدیث نبویؐ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- جماعتِ برطانیہ کا دورہ

احباب بھی شامل تھے۔

۲۶ ستمبر کو مانچسٹر ایک گھنٹہ قیام کیا اور ملاقات کے بعد ڈیڑھ بجے برمنگھم پہنچے۔ نمازوں کے بعد حضور نے احباب سے خطاب فرمایا اور اجتماعی بیعت لی۔ شام کو ایک ہوٹل میں جماعت برمنگھم کی طرف سے استقبالیہ دیا گیا جس میں کثرت سے انگریزوں اور غیر از جماعت دوستوں نے شرکت کی۔ دوستوں نے حضور سے کئی سوالات کئے رات گیارہ بجے حضور بمعہ قافلہ خیریت کے ساتھ لنڈن واپس تشریف لے آئے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ کے اس سفر کے نہایت بابرکت نتائج برآمد فرمائے اور اس علاقے میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا جھنڈا بلند تر اڑانے کی توفیق دے۔ آمین ؛

بقیہ : خطبہ عید الاضحیٰ

مولانا نے کہا کہ حج کا تعلق ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کی اس عظیم الشان قربانی سے ہے جو انہوں نے قریباً چار ہزار برس قبل اپنے مولیٰ کے حضور پیش کی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے رہنے والے تھے مگر زندگی کے آخری ایام میں فلسطین میں آباد ہو گئے تھے۔ آپؑ نے وحی ربانی کی تعمیل میں سینکڑوں میل کا سفر پیدل طے کیا اور اپنی پیاری بیوی حضرت ہاجرہ اور اپنے اکلوتے اور چھوٹے سے معصوم بچے حضرت اسماعیل کو مکہ کی وادیٔ غیر ذی زرع میں صفا و مروہ کی گھاٹیوں کے پاس چھوڑ کر واپس روانہ ہو گئے۔ حضرت ہاجرہ نے واپس جاتے دیکھ کر دریافت کیا کہ ہمیں اس طرح کہاں اور کیوں اکیلا چھوڑے جا رہے ہیں۔ کیا یہ خدا کا ارشاد ہے۔؟ حضرت ابراہیمؑ نے رقت بھرے الفاظ میں بتایا کہ ہاں۔ اس پر حضرت ہاجرہ نے بے ساختہ جواب دیا اگر اللہ نے حکم دیا ہے تو وہ ہم کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

دنیا کی تاریخ میں خانہ کعبہ کی حفاظت اور اس کی آبادی کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے والوں کا یہ پہلا اور مختصر قافلہ تھا جسے خدا نے دنیا بھر میں ایسی زبردست عظمت اور غیر معمولی خارق عادت مقبولیت بخشی کہ چار ہزار سال سے بے شمار عشاقِ کعبہ ان کی اس قربانی کی یاد کو تازہ کرنے کیلئے ہر سال مکہ شریف جا رہے ہیں اور یہ سلسلہ روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ حج ایک عاشقانہ اور مجذوبانہ عبادت ہے۔ اس بارہ میں مولانا موصوف نے سیدنا حضرت اقدس کا ایک اقتباس پڑھ کر بڑے عمدہ پیرائے میں وضاحت کی۔ اس اقتباس میں حضور اقدس نے حج کے فلسفہ اور اس کی کیفیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا ہے کہ۔

"محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبانِ صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجرِ اسود میرے آستانہ کا پتھر ہے اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولۂ عشق اور محبت کو ظاہر کرے سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس گھر کے گرد گھومتے ہیں۔ ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں زینت دور کر دیتے ہیں۔ سر منڈا دیتے ہیں اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں۔ اور اس پتھر کو خدا کے آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت پیدا کر دیتا ہے اور جسم اس گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگِ آستانہ کو چومتا ہے اور روح اس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے اور اس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے۔" (چشمۂ معرفت صفحہ ۹۲)

مولانا دوست محمد صاحب نے حضرت مصلح موعود کے حج بیت اللہ کے واقعات سناتے ہوئے بتایا کہ جب ۱۹۱۲ء میں حضرت مصلح موعود نے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب کیساتھ حج بیت اللہ کیا تو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کو متعدد خطوط لکھے جن میں اپنے ذاتی تجربات کی بناء پر حج اور بیت اللہ کی روحانی تاثیرات و برکات کا مفصل ذکر فرمایا۔ حضور نور اللہ مرقدہٗ کی نظر جونہی خانہ کعبہ پر پڑی تو آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل نور اللہ مرقدہٗ کا یہ واقعہ یاد آ گیا کہ انہوں نے کسی روایت کے ذریعہ سنا تھا کہ جب بیت اللہ شریف نظر آئے تو اس وقت کوئی ایک دعا مانگ لو وہ ضرور قبول ہو جاتی ہے آپ نے دعا مانگی کہ

"الٰہی میں تو ہر وقت محتاج ہوں اب میں کون کون سی دعا مانگوں بس میری یہی دعا ہے کہ میں جب ضرورت کے وقت تجھ سے دعا مانگوں تو اس کو شرفِ قبولیت عطا کرنا"

فرمایا کرتے تھے میری یہ دعا قبول ہو گئی اور ہمیشہ دعا کے ذریعہ مجھ کو کامیابی حاصل ہوئی۔ حضرت مصلح موعود تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ میں نے بھی حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کی طرح یہ دعا کی کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔

حضرت مصلح موعود نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے نام ایک خط میں لکھا۔

"سرزمینِ مکہ کی ہر ایک اینٹ اور ہر ایک مکان اور ہر ایک آدمی اور ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ایک ثبوت ہے کعبہ کو بھی دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ہر وقت سینکڑوں آدمی گھوم رہے ہیں اور عملی طور پر اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے احکام پر قربان کرنے کا اشارہ کر رہے ہیں۔ پھر اس سرزمین سے کیسا خاتم الرسل پیدا ہوا۔ اس نے دینِ حق کے لئے کیا کیا کوششیں کیں کس طرح اپنے آپ کو راہِ الٰہی میں قربان کر دیا۔ ہزاروں اثرات ہیں جو دل پر ہوتے ہیں اور نیکی اور تقویٰ کی تحریک کرتے اور ممد ہوتے ہیں۔ دعاؤں کی تحریک بھی بہت ہوتی ہے"

پھر لکھا۔

"دعاؤں سے رغبت اور دعاؤں کا القاء اور رحمتِ الٰہی کے آثار جو میں نے اس سفر میں خصوصاً مکہ مکرمہ اور ایامِ حج میں دیکھے ہیں وہ میرے لئے بالکل ایک نیا تجربہ ہے اور میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا ہے کہ اگر انسان کو توفیق ہو تو وہ بار بار حج کرے کیونکہ بہت سی برکات کا موجب ہے"

(تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۴۵۴)

مکہ میں حضرت مصلح موعود نے کشف میں دیکھا کہ

"آسمان پر ایک روشنی پیدا ہوئی اور نہایت موٹے اور نورانی الفاظ میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا گیا ہے۔" (ایضاً صفحہ ۴۵۲)

حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ نے اپنی قربانیوں سے عرفانِ الٰہی اور محبتِ الٰہی اور عشقِ الٰہی کے جس آسمانی مدرسہ کی بنیاد رکھی اس کی عالی شان سر بفلک عمارت کی تعمیر و تکمیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ مقدس کے ذریعہ ہوئی۔ جیسا کہ حضرت اقدس فرماتے ہیں

"حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے اقرباء و اعزہ کا خون بھی خفیف نظر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے۔ گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو، بیٹوں کو، اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے ٹکڑے بھی کئے جاویں"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۳)

آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہؓ کی بے مثال قربانیوں ہی کی یہ برکت ہے کہ اگرچہ حج ظہورِ اسلام سے بھی اٹھائیس سو سال پہلے ہوتا آ رہا تھا مگر اس کی عید منانے کا حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام سلسلہ انبیاء میں سے صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کی امت کو دیا گیا چنانچہ فرمایا :-

"اُمِرْتُ بِعِیْدِ الْاَضْحٰی جَعَلَہُ اللّٰہُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ"

(در منثور جلد ۴ صفحہ ۳۶۰)

حضرت ابو ہریرۃ کی حدیث ہے کہ ایک بار حضرت جبرئیل نازل ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپؐ نے ہماری عید بھی دیکھی ہے؟ حضرت جبرئیلؑ نے جواب دیا کہ آسمان پر بسنے والے بھی اس عید پر رشک کرتے ہیں۔

ابو داؤد میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار عید الاضحیٰ کی تقریب پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر منبر سے اتر آئے اور ایک مینڈھا اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور فرمایا "یہ میری طرف سے اور میری امت کے ہر اس آدمی کی طرف سے ہے جس نے ذبح نہیں کیا" (صفحہ ۴۷۲)

ابو داؤد کی ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور نے عید قربان کے موقعہ پر دو خوبصورت مینڈھے ذبح کئے اور یہ دعا فرمائی

"اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ"

"اے اللہ یہ تیری طرف سے تھے اور تیرے لئے ہی حاضر ہیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے" (ایضاً)

اب آخر میں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم پیغام آپ تک پہنچاتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ عید کے ان مبارک ایام میں جو نیک عمل بھی انسان کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ اس لئے ان ایام میں کثرت سے تہلیل اور تکبیر اور تحمید کرو (فاکثروا فیھن من التھلیل و التکبیر والتحمید)

(تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۱۶ تاریخ حرمین شریف صفحہ ۴۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس آیئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارک کی تعمیل میں

اللہ اکبر اللہ اکبر
لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
اللہ اکبر وللہ الحمد

کے بکثرت ذکر سے دنیا کی فضاؤں کو اس طرح بھر دیں کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ اور خدا اور مصطفیٰ کی بادشاہت ایک بار پھر پوری شان و شوکت سے قائم ہو جائے اور عالمی غلبۂ اسلام کی اصل عید بھی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں جب کہ زمین کے ہر گوشہ سے

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ
واشھد ان محمداً عبدہٗ
ورسولہٗ

کی آواز زمین کے ہر گوشہ سے اٹھے گی اور تمام اقوامِ عالم صف بستہ غلاموں اور چاکروں کی حیثیت سے آپؐ کے قدموں میں جمع ہوں گی اور آپؐ کی محبت میں سرشار ہو کر آپؐ پر درود بھیجیں گی۔

خطبہ کے بعد مولانا نے اجتماعی دعا کرائی اور اس کے بعد احباب نے ایکدوسرے کو گلے مل مل کر عید مبارک دی۔

◉

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر۔

یک روزہ تربیتی کلاس
مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۰ ستمبر بروز جمعۃ المبارک ایوانِ محمود میں یک روزہ تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ پروگرام کے مطابق ربوہ کے تمام حلقہ جات میں نماز فجر سے قبل جلسے ہوا۔ جس میں سو فیصد اطفال نے حصہ لیا۔ بعد نماز فجر تمام حلقہ جات کی مساجد میں درس القرآن و حدیث دیا گیا۔ اس کے بعد اطفال نے اپنے گھروں میں جا کر تلاوت قرآن پاک کی۔ ناشتہ کے بعد تمام اطفال بجے ایوانِ محمود پہنچے جہاں کلاس کی کارروائی ٹھیک ساڑھے سات بجے شروع ہوئی سب سے پہلے اطفال کو حلقہ وار بٹھا کر حاضری لی گئی۔ اس کلاس میں ساڑھے بارہ صد اطفال نے شرکت کی۔ اس کے بعد کلاس کا باقاعدہ افتتاح ہوا۔ تلاوت عزیزم حافظ فرید احمد صدر جنوبی اور نظم عزیزم محمود احمد نے پڑھی اس کے بعد مکرم محمد اشرف صاحب اسحاق ناظم اطفال ربوہ نے اطفال کو عہد دہرایا بعد ازاں مکرم و محترم ملک منصور احمد صاحب عمر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے افتتاح فرمایا آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں اطفال کو پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں سننے پڑھنے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین کی۔

اس کے بعد مکرم و محترم مولانا سلطان محمود انور سیکرٹری مجلس کارپرداز نے اطفال سے "برکاتِ خلافت" کے موضوع پر خطاب فرماتے ہوئے واضح کیا کہ خلافت ہمیشہ نبوت کے بعد ہی قائم ہوتی ہے۔ خلافت کے ذریعے جماعت کو اتحاد کی نعمت و برکت حاصل ہوتی ہے خوف و پریشانی امن میں بدل جاتی ہے۔ آپ کے بعد مکرم و محترم نصیر احمد صاحب قمر استاذ الجامعۃ الاحمدیہ مہتمم تربیت نے اطفال سے "مثالی طفل کے اوصاف اور ذمہ داریاں" کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ آپ نے کہا کہ مثالی طفل ایک احمدی طفل ہے جو بڑوں کا کہنا مانتا ہے۔ نماز باجماعت، تلاوت کی طرف پوری توجہ دیتا ہے مثالی طفل ہمیشہ سچ بولتا ہے دوسروں کو السلام علیکم کہتا ہے اس لئے آپ حقیقی رنگ میں مثالی طفل بنیں۔

اس کے بعد علمی مقابلہ جات کا پروگرام تھا ایوانِ محمود میں اور اس کے احاطہ میں مختلف جگہوں پر مقابلہ جات شروع ہوئے ان میں حفظِ قرآن، تلاوت، نظم خوانی و حفظ نظم۔ بیت بازی اور تقاریر کے مقابلہ جات شامل تھے۔ یہ مقابلہ جات بردو معیار کے تحت کرائے گئے ان میں پہلی پانچ پوزیشنیں حاصل کرنے والے اطفال کے نام سالانہ اجتماع کے لئے منتخب کئے گئے دوپہر بارہ بجے سے شام چار بجے تک پروگرام کے مطابق نماز جمعہ کی تیاری و نماز جمعہ و عصر کے لئے اطفال کو رخصت دی گئی۔ چار بجے شام گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں کبڈی میرو ڈبہ۔ جھنڈا دوڑ گالا آسن اور دوڑ دو سو گز کے مقابلہ جات ہوئے۔ پروگرام کے مطابق نماز مغرب و عشاء ایوانِ محمود میں ادا کی گئیں نماز کے بعد سلائیڈز و تقسیم انعامات کا پروگرام تھا۔ مکرم و محترم مہتمم صاحب مقامی مہمانِ خصوصی تھے یہ اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو عزیزم حافظ فرید احمد نے کی بعد ازاں نظم میر ظفر اللہ دارالفضل نے پڑھی اس کے بعد مہتمم صاحب مقامی نے اطفال کا عہد دہرایا جس کے بعد ایک چھوٹے سے بچے شاہد احمد علوم عربی حلقہ خلیل نے نظم پڑھی جس پر مکرم سلطان احمد صاحب مبشر سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ نے بھی بچے کو خصوصی انعام دیا اس کے بعد خاکسار رشید احمد عاصم نے مختصر رپورٹ پڑھی بعد ازاں مکرم محمد اشرف صاحب اسحاق ناظم اطفال ربوہ نے اطفال کو ہدایات دیں۔ اس کے بعد مکرم مہتمم صاحب مقامی نے اطفال سے خطاب فرمایا اور اول دوم آنے والے اطفال اور ٹیموں میں انعامات تقسیم فرمائے اس کاروائی کے بعد مکرم و محترم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پروگرام کے مطابق بچوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دورہ سپین کی سلائیڈز دکھائیں۔

سلائیڈز کے بعد دعا کے ساتھ یہ کلاس نو بجے اختتام پذیر ہوئی۔ اس کلاس میں منتظمین اطفال نے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے خصوصی تعاون فرمایا نیز مجلس عاملہ کے تمام سیکرٹریان و بلاک لیڈران نے بڑی دوڑ دھوپ سے کام سرانجام دیا خاص طور پر ممتاز احمد صاحب جاوید سیکرٹری مال اور سید حبیب احمد سیکرٹری خدمتِ خلق نے بڑی جانفشانی سے کام کیا۔ احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رشید احمد عاصم سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ)

ناظمین اضلاع انصار اللہ متوجہ ہوں

چونکہ ہمارا سالانہ اجتماع قریب آرہا ہے۔ اس موقع پر کارکردگی کے لحاظ سے پوزیشن حاصل کرنے والے ناظمین اضلاع کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دستِ مبارک سے اسناد خوشنودی عطا فرماتے ہیں۔

اس سلسلہ میں کارکردگی کے معیار کو برقرار رکھنے کے لیے ناظمین اضلاع کی سالانہ رپورٹس کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ سال رواں میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ اسی کے مطابق عمل ہوگا۔ لہٰذا ناظمین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی کارکردگی کی سالانہ رپورٹ ۱۵۔ اکتوبر تک مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

یک روزہ تربیتی کلاس مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کے مقررین اور شرکاء۔

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ

امسال سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ اپنی مخصوص روایات کے ساتھ مرکز سلسلہ میں مورخہ ۵۔۶۔۷ نبوت/نومبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔

سالانہ اجتماع میں تمام ناظمین زعماء اعلیٰ اور زعماء کی حاضری لازمی ہے۔ ان کے علاوہ ہر مجلس کو اپنے ہر بیس یا بیس ارکان کی کسر پر ایک نمائندہ منتخب کر کے بھجوانے کا حق حاصل ہے۔ ازراہ کرم اپنی مجلس کے نمائندوں کے نام دس اکتوبر ۸۲ء تک ضرور بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نہایت اہم اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ قریب آگیا ہے اور مختلف انتظامات کیلئے کارکنان کے تقرر کا کام شروع ہے۔ ربوہ کے محلہ جات سے پیشکش فارم پُر کروا لیے گئے ہیں اگر کسی دوست سے فارم پُر نہ کروایا گیا ہو اور وہ بشاشتِ قلب سے جلسہ سالانہ میں خدمات پیش فرمانا چاہتے ہوں تو وہ روزانہ صبح سات بجے تا ایک بجے دوپہر دفتر جلسہ سالانہ میں تشریف لا کر اپنا نام پیش فرمائیں۔

(نائب ناظم حاضری نگرانی جلسہ سالانہ)

وصایا

(ضروری نوٹ)

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۰۹۳

مَیں نعیمہ مبارکہ بنت محمد ابراہیم صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۸۲ مَیں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ایک عدد رسٹ واچ مالیتی ۲۰۰/- روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ سو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نعیمہ مبارکہ ۴۳/۲۱ دارالرحمت شرقی ربوہ

گواہ شدہ ۱:۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب وصیت نمبر ۲۳۸۳

گواہ شدہ ۲:۔ احمد دین صاحب وصیت نمبر ۱۳۱۹۶ ۴۳/۲۱ دارالرحمت شرقی۔

مسل نمبر ۲۵۰۹۴

مَیں حفیظ نرگس زوجہ شیخ محمد یوسف صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان نمبر ۴۳/۲۱ دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸/۸۲ مَیں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱:۔ حق مہر دو ہزار روپے ۲۰۰۰/- Rs.

۲:۔ زیورات طلائی کانٹے انگوٹھی وزنی چھ ماشہ مالیتی آٹھ صد روپے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ حفیظ نرگس ۴۳/۱۲ دارالرحمت غربی ربوہ

گواہ شدہ ۱:۔ شیخ محمد یوسف خاوند موصیہ

گواہ شدہ ۲:۔ شیخ برکت علی ولد شیخ جمیل احمد ۸/۱۲ دارالرحمت غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۰۹۵

مَیں زرینہ مبشرہ بنت سردار احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۶/۸۲ مَیں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱:۔ ایک گھڑی (رسٹ واچ) مالیتی اندازاً تین صد روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ چالیس روپے ۴۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ زرینہ مبشرہ ۴۳/۲۱ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شدہ ۱:۔ ڈاکٹر محمد شفیع وصیت نمبر ۲۳۸۳

گواہ شدہ ۲:۔ احمد الدین صاحب وصیت نمبر ۱۳۱۹۶ ۴۳/۲۱ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۵۰۹۶

مَیں شریف احمد ولد غلام نبی صاحب قوم علوی پیشہ واقف زندگی عمر ۴۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۸/۸۲ مَیں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ شریف احمد علوی مربی سلسلہ گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ

گواہ شدہ ۱:۔ محمد سلیمان احمد مربی سلسلہ دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ۔

گواہ شدہ ۲:۔ محمد اکرم مربی سلسلہ دفتر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۵۰۹۷

مَیں حبیب اللہ خاں لودھی ولد میاں محمد صاحب لودھی۔ قوم پٹھان لودھی پیشہ پنشنر عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن مکان نمبر ۱۶۴ نوشہرہ صدر ضلع پشاور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۳/۸۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۴۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

گواہ شدہ ۱:۔ ارشد محمود لودھی پسر موصی۔

گواہ شدہ ۲:۔ نذیر احمد لودھی برادر موصی موتی بازار نوشہرہ۔

العبد:۔ حبیب اللہ لودھی نوشہرہ صدر ضلع پشاور

مسل نمبر ۲۵۰۹۸

مَیں نفیسہ متین بنت ملک برکت اللہ صاحب قوم گکھڑ پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۱۹/۵۸ کوکھوالی ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۸۲ مَیں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۲۲/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ نفیسہ متین بنت ملک برکت اللہ صاحب چک نمبر ۱۱۹/۵۸ کوکھوالی ضلع ساہیوال۔

گواہ شدہ ۱:۔ ملک برکت اللہ ایڈووکیٹ والد موصیہ

گواہ شدہ ۲:۔ محمد رشید ارشد صدر جماعت احمدیہ نوشہرہ ضلع پشاور۔

مسل نمبر ۲۵۰۹۹

مَیں ذکیہ بانو زوجہ شیخ طارق محمود صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۳/۸۲ مَیں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

۱:۔ حق مہر بذمہ خاوند ۲۵۰۰/- روپے

۲:۔ زیورات طلائی وزنی ۸ تولہ مالیتی سولہ ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:۔ ذکیہ بانو زوجہ شیخ طارق محمود مکان نمبر ۲۰/۲۱ B.Ex.56 سیٹ کالونی اوکاڑہ۔

گواہ شدہ ۱:۔ شیخ لال محمد وصیت نمبر ۳۸۱۷

گواہ شدہ ۲:۔ شیخ طارق محمود خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۸۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار"

خلافتِ رابعہ کے بابرکت دور کا پہلا جماعتی اجتماع

مرکزِ احمدیت ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اڑتیسواں ۳۸ سالانہ اجتماع

۱۵ - ۱۶ - ۱۷

اخاء ۱۳۶۱ ہش - اکتوبر ۱۹۸۲ء

جمعۃ المبارک - ہفتہ - اتوار

- کلام اللہ کی شیریں تاثیر سے لبریز درسِ قرآن
- پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری باتیں، درسِ حدیث
- اپنے خدام سے حضور ایدہ اللہ کے روح پرور خطابات
- روح پرور منظر — نماز تہجد — پرسوز دعائیں
- عشقِ الٰہی میں سرشار خدام کے سہ روزہ روحانی مجاہدات
- تلقینِ عمل از بزرگان و مہتممین مرکزیہ
- تلاوت، نظم اور تقاریر کے علمی مقابلے
- روحانی، تربیتی اور معلوماتی تقاریر علمائے سلسلہ
- مجلسِ شوریٰ، خدمتِ دین، خدمتِ خلق کے لئے فکر و تدبر
- کبڈی، فٹ بال، والی بال و انفرادی ورزشی مقابلے

وسیع و عریض گراؤنڈ میں خدام کا خود ساختہ خیموں میں تین روزہ قیام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں تمغہ جات کی تقسیم

دور و نزدیک سے خدامِ احمدیت کی سائیکلوں پر ربوہ آمد

خدام و اطفال

اپنے اجتماع میں شمولیت کے لیے تیاری فرمائیں۔ مرکز میں کثرت سے آئیں۔ نزدیک والے بھی آئیں اور دور والے بھی آئیں! شوق اور رغبت اور دلی دعاؤں سے اجتماع میں شرکت فرمائیں اور سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اور ایمان افروز ارشادات سے مستفیض ہوں

الداعی

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ